Registered

No. L. 89.

اخبار نورِ افشاں لودیانہ

آفتابِ صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۱۲) — مطبوعہ ۲۳ مارچ سنہ ۱۹۰۰ء بروز جمعہ — جلد ([illegible]۸)

گلدستۂ اخبارات

شکست خلیفہ کے لئے افسران فوج سوڈان کو اعزاز و خطاب دئے گئے۔ میونسپلٹی ڈبلن نے ۸ کی کثرت رائے سے پاس کیا کہ ملکہ معظمہ کو ایڈریس خیر مقدم دیا جاوے جلسہ پُرشور تھا۔ چترال سے خبر آئی کہ قلعہ درروش کی خالص فوجوں نے بھی فتوحات ٹرانسوال کے خوب جلسے کئے۔ حضور والیسرائے ملک آسام کی سیر کر کے کلکتہ میں واپس رونق افروز ہوئے۔ حضور ممدوح کوئٹہ آنے سے پہلے جنگلات لال کنواں میں سیر کریں گے۔ کلکتہ یونیورسٹی کا امتحان انٹرنس ۴ مارچ سنہ ۱۹۰۰ء سے ہوگا۔ الیف اے و بی۔ اے۔ ۱۸ مارچ سے اور ایم۔ اے ۲۶ نومبر سنہ ۱۹۰۰ء سے۔ گورنمنٹ ہند کی ادنیٰ اسامیوں کے امتحان میں کل ۳۰ پاس ہوئے۔ ۲۴ بنگالی ۲ عیسائی اور ۴ ہندوستانی ہیں۔ فاضلکا نام دخانی جہاز ڈربان سے والنٹیر فوج کے لئے آتا تھا۔ پتہ نہیں کہ کیا ہوا۔ فیروزپور کے متصل موضع جنتہ والا میں سخت ڈاکہ پڑا۔ ساہوکار قتل و غارت ہوا۔ پتہ ندارد۔ ضلع فیروزپور میں واردات سینہ زوری کی ترقی دیکھ کر بدمعاش و مشتبہ چلن لوگوں کی ضمانتیں لینے لگے۔ کلکتہ کی طرح بمبئی و مدراس و رنگون میں بھی حکم ہوا کہ منی آرڈر سکہ ساورین ادا کئے جاویں۔ کلکتہ سے ایک درجہ سوم کا مسافر آگرہ کو آتا تھا مبتلائے طاعون پا کر لکھنؤ میں اُتارا گیا ہے۔

لفٹننٹ کرنل سی۔ الف۔ میبی صاحب کمشنر قسمت جالندھر میں ۲۴ اپریل سے ریٹائر ہو نگے۔ مہاراجہ صاحب میسور کی شادی ایک کاٹھیاواڑ کی راجپوت شاہزادی سے ۶ جون کو ہوگی۔ اسی موقعہ پر مہاراجہ صاحب میسور کی ہمشیرہ بھی بیاہی جاویگی۔ کونسل آئین میں فارن بنجامات کے مسودہ قانون کی بابت ۱۹ ترمیمات پیش ہیں۔ کلکتہ کی قحط کمیٹی نے ۱۳ کی اجلاس میں راجپوتانہ کے ۳ رجواڑوں کے لئے ۱۵۰۰۰ منظور کیا۔ جناب نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب کی جنابہ لیڈی ینگ صاحبہ ۲ مارچ کو ولایت سے واپس تشریف لائینگی۔ نمائشگاہ پیرس میں پنجاب کے جیلخانوں سے ۳ قالین اور آرٹ سکول لاہور سے تحفہ چیزیں بھیجی گئیں۔ کراچی میں آگرہ بنک کی شاخ بند کی جاویگی اس میں کمزوری کا ثبوت نہیں ہے۔ کہتے ہیں کہ شرقی بنگال ریلوے کو راتھشیلڈ والوں نے ۳ کروڑ روپیہ پر خرید لیا ہے۔ مدراس کمانڈ میں حکم ہوا کہ سائیسوں کے دو ترپ بھرتی کئے جاویں جنوبی افریقہ کے لئے درکار ہیں۔ مدراس کے دفتر ملٹری اکونٹس کے مقدمہ رشوت کا فیصلہ ہوگیا۔ مسٹر امانیہ ڈپٹی اگزیمینر دفتر کنٹرولر مدراس کو تین سال قید آٹھ ہزار جرمانہ کی سزا ملی۔ ڈی سانٹو سرکاری گواہ تھا لیکن سچ نہ بولا لہٰذا اس کو بھی ۳ سال قید کی سزا دی گئی۔ گورنمنٹ ہند کا ارادہ یوریشنوں کی جدید فوج بھرتی کرنے کا مطلق نہیں ہو۔ طے پاچکا ہو۔ ۲۷ مارچ کو پنجاب یونیورسٹی کے جلسہ سینٹ میں بجٹ پاس ہوگا اور ضروری اصلاحوں پر غور کی جاویگی۔

بمبئی کے مسٹر دامودر گوردھنداس صاحب نے امداد جنوبی افریقہ سے متعلق دس ہزار روپیہ دیا۔ کلکتہ میں طاعون کی ترقی نے سخت گھبراہٹ پھیلادی۔ خلقت ریلوں میں بھر کر دیہات کو بھاگ رہی ہے۔ کونسل آئین [illegible] فارن بنجامات کا مسودہ قانون آخر وقت پر واپس لیا گیا کلکتہ کے اخبار خوش ہیں۔ پایونیر ناراض ہے۔ حضور والیسرائے نے اس کا پاس کرنا قبل از وقت خیال کیا۔ موضع [illegible] ضلع انبالہ میں ۲ گورے شکار کھیل رہے تھے دیسیوں [illegible] جھگڑا ہوا دو دیسی قتل ہوئے۔ امرتسر کے کارخانہ [illegible] چھابال کے مشہور قالین بھی نمائش پیرس میں بطور تحفہ [illegible] گئے۔ حضور کمانڈر انچیف کو بحری سفر سے فائدہ نہ ہوا [illegible] کو چلدئے۔ ملیپور کے ملٹری قبرستان میں دفن کئے۔ وادم [illegible] نابتی کی ریلوے تیار ہوگئی ہے۔ الیسنر سے [illegible] کو بھا[illegible] مارچ کو چلی ہے۔ پٹیالہ میں [illegible] جبکہ شناکہ بلومفونٹین بھی [illegible] ٹیک سنگھو سے خانیوال [illegible] اپریل سے جاری ہوگی [illegible] سے تیس ہزار روپیہ کی [illegible] میں قحط زدگاں کی تعد[illegible] ہے۔ لارڈ نارتھ[illegible] فرمایا۔ دیسی [illegible] جدید رفلوں [illegible] بریلی میں [illegible] ہوا[illegible]

ایڈیٹوریل نوٹس

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب۔ ڈی۔ ڈی۔ ایڈیٹر
پادری۔ این۔ پی۔ داس حضا پنڈت رامانند صاحب و منشی عالم ۔ اسسٹنٹ ایڈیٹرز
پادری ایچ۔ گولکناتھ صاحب و پادری غلام مسیح صاحب ۔ ایڈیٹوریل
پادری طالب الدین صاحب بی۔ اے۔ و پادری پی۔ سی۔ اپل صاحب
پادری جی۔ ایل۔ ٹھاکر داس صاحب و پادری تیل سنگھ صاحب
پادری بی۔ بی۔ سالیس صاحب و پادری کیدار ناتھ صاحب ۔ منت ۔ کارسپانڈنٹس

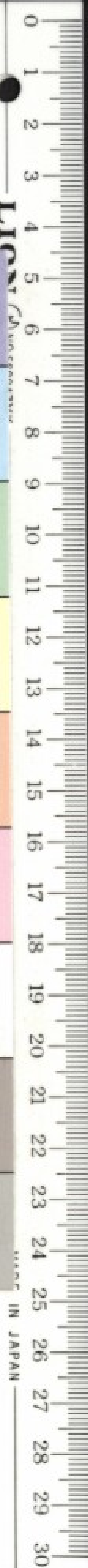
فتح کی مبارکبادی۔ نہایت خوشی کی بات ہے کہ لارڈ رابرٹس بلومفونٹین پر قابض ہو گئے پریذیڈنسی کے مکان پر برٹش جھنڈا لہرا رہا ہے اور سابق پریذیڈنٹ مسٹر سٹائن بھاگ گئے۔ یہاں کے حکام اور میئر نے ۲ میل باہر فوج فاتح کا استقبال کیا اور سرکاری دفتروں کی چابیاں حوالہ کر دیں جس وقت فوج بلومفونٹین میں داخل ہوئی باشندگان شہر نے تہ دل سے مبارکبادیاں دیں۔ لارڈ رابرٹس شاہانہ شان و شوکت کے ساتھ شہر میں داخل ہوئے سرکاری مکانات ملاحظہ فرمائے جابجا خوشی و خرمی کے نعرے پائے ... پریذیڈنٹ فری سٹیٹ کا بھاگ جانا قیاس ہو گیا ہے جسکہ برٹش ... متواتر فتوحات سے بوئر چیخ اٹھے اور بھاگ نکلے ... اخبار سٹینڈرڈ کے نامہ نگار نے لکھا کہ دراصل فونٹین ... کی دستہ فوج نے نہایت بہادرانہ ... ڈنٹ کروگر اور پریذیڈنٹ ... لارڈ سالسبری صاحب ... تھا بلکہ یورپ کی دیگر سلطنتو... ... پڑکر مصالحت کرا دیں ... ... لینڈ نے فوراً ... ... سے کچھ ... نے دونوں

پریذیڈنٹوں کے پیغام مصالحت کے جواب میں فوراً تار بھیجا کہ آپ صاحبان کے پیغامات کا جواب برٹش گورنمنٹ بجز اس کے نہیں دے سکتی کہ وہ اس بات کے منظور کرنے کے لئے تیار نہیں ہے کہ ٹرانسوال اور فری سٹیٹ کی خود مختاری بحال رکھی جاوے۔

یہہ جواب لارڈ سالسبری صاحب کا دربارہ اس پیغام کے تھا جو مسٹر کروگر اور مسٹر سٹائن نے ۵ مارچ کو بلومفونٹین سے روانہ کیا تھا اس پیغام میں ہر چند مصالحت چاہی گئی لیکن بوئروں نے اپنی سیکڑی نہ چھوڑی۔ انہوں نے لکھا کہ ”ہم نے اگر جنگ اختیار کی تھی تو محض بچاؤ کے لئے کی تھی نہ کہ غضب کے لئے کی تھی اور ہم اسکو صرف اسوقت تک جاری رکھنا چاہتے ہیں کہ ہمکو یقین دلایا جاوے کہ دونوں ریاستوں کی خود مختاری بحال رکھی جاویگی اور جنہوں نے بغاوت کی ہے وہ سب معاف کئے جاویں گے“۔ لارڈ سالسبری صاحب نے نامنظوری کے جواب کے دوران میں یہہ بھی لکھا ہے کہ بوئر لوگ خود بتلائیں کہ پہلے تمکو جو منصب دیا گیا تھا اُسکا کیسا استعمال کیا ہے کہ اب اس سے بھی زیادہ حاصل کرنیکی کوشش کرتے ہو یہہ کوشش فضول ہے خود تمہاری نالائقی ثابت کر رہی ہے کہ تم خود مختاری کے قابل نہیں ہو تمام مصیبتیں اور خرابیاں جو برٹش قلمرو کی رعایا کو اٹھانی پڑی ہیں اُنکے ذمہ وار تم ہو اب بھاگنے سے کام چلنا مشکل ہے اور ہم صرف اس شرط پر صلح کی تجویز پر غور کر سکتے ہیں کہ آزادی اور خود مختاری کا دعویٰ ترک کر دیا جاوے۔ اخبار ٹائمز نے اس مضمون پر ایک زبردست تحریر لکھی ہے کہ ”امریکا و دیگر یورپین طاقتیں سمجھ گئی ہیں کہ انکی طرف سے مصالحت کی کوشش برطانیہ کیلئے اشتعال انگیز ہو گی ہمارا پختہ ارادہ ہے کہ اس معاملہ کو اپنے طریق اور اپنی مرضی سے طے کریں تو کوئی دخل دینا کچھ مناسب ہو اور نہ ہی یہہ مداخلت منظور کرا سکتی ہے کروگر پریذیڈنٹ کو امید تھی کہ برٹش گورنمنٹ انکی شرائط صلح ... منظور کریگی ... سو ان کے لئے ... ہیں ... کسانی ... یہہ بوئروں کی آزادی جاتی رہیگی“۔

تار برقیاں

برٹش افواج نے بلومفونٹین فتح کر لیا اور جنرل پریٹی مین صاحب بلومفونٹین کے ملٹری گورنر مقرر کئے گئے۔ اعلان دیا گیا کہ ۱۰ میل گرد تک سب لوگ ہتھیار رکھ دیں ورنہ اُن کی جایدادیں ضبط کر لی جاوینگی۔ **بلومفونٹین** والوں کے مطیع ہونے پر ٹرانسوال والے ناراض تھے یہی وجہ ہے کہ یہاں والوں نے خوشیاں منائیں۔ بلومفونٹین میں ۲۷ ریلوے انجن اور ایک عظیم مقدار گاڑی وغیرہ سامان کی ہاتھ آئی ہے۔ کرنل پول کیریو کی فوج بذریعہ ریلوے پیشقدمی کر رہی ہے۔ **جھلائی** میں ریلوے پل ٹوٹا ہے لیکن پیدل پل بدستور سالم ہے۔ برٹش فوجیں آگے بڑھ کر کوشش کر رہی ہیں کہ سپرنگ فونٹین پر قابض ہو جائیں۔ جنرل برابنٹ و جنرل کلیمنٹس دونوں آرنج ندی عبور کر کے شمالی کنارے پر خیمہ زن ہو گئے۔ **جنرل** سر فریڈرک کارنگٹن لندن سے روانہ کیپ ہوئے فوج روڈیشین کی کمان پر مقرر ہو گئے۔ **جنرل** پول کیریو سپرنگ فونٹین میں پہنچے اور بلومفونٹین سے کیپ ٹون تک ریلوے سلسلہ درست ہو گیا۔ بوجھ اٹھا جنرل پریٹی مین کے بلومفونٹین کے لوگ اپنے ہتھیار خوشی حوالہ کر رہے ہیں کمشنر بسوٹولینڈ نے خبر دی بلومفونٹین و ٹیبوال سے بوئر آئے تھے انہوں نے اطاعت قبول کی ہے۔ کرونجی معہ زیادہ تر تعداد قیدیاں کے سینٹ ہلینا کو بھیجا گیا ہے۔ پریذیڈنٹ سٹائن نے اعلان کیا کہ کرونسٹاٹ پایہ تخت فری سٹیٹ ہوگا۔ جنرل گیٹیکر صاحب نے آرنج ندی عبور کر کے جھلائی پر قبضہ کر لیا ہے۔ کرنل پول کیریو صاحب ... ۲۰ فوج اور توپوں سمیت آگے بڑھے اور راستہ کو دشمن سے صاف پایا ہے۔ بوئروں کے پیغام مصالحت کا جواب لارڈ سالسبری نے دیا اسپر پریٹوریا میں سخت جوش پایا ہے۔ لارڈ سالسبری نے امریکہ کا شکریہ ادا کر کے کہا کہ اس جھگڑے کو ہم بلا دخل غیرے حسب خواہش نبٹائیں گے۔ **فرنچ** وزیر نے مجلس سینٹ میں کہا کہ معاملہ ٹرانسوال میں برطانیہ کسی غیر طاقت کی مداخلت کو ناگوار کرے گا۔ **دونوں** پریذیڈنٹوں کو امید تھی کہ مصالحت کی درخواست کو انگلستان بخوشی قبول کریگا لیکن جواب پڑھکر آنکھیں کھل گئیں مسٹر کروگر نے بتایا کہ انگریز پریٹوریا تک نہیں پہنچ سکیں گے۔ **ٹرانسوال** والے طلائی کانوں کو سرنگوں سے اڑانا چاہتے ہیں۔ لارڈ رابرٹس کے ہمراہ روسی اتاشی نے لکھا کہ فوج کی برداشت اور جفاکشی پر دنگ ہوں۔ سر جارج وایٹ ایسٹ لندن کو جاتے ہیں پنجم ڈویژن میں شامل ہونگے۔ ماریٹزبرگ میں ان کا استقبال سرگرم تھا۔ کینیڈا میں ہاؤس کے اجلاس پارلیمنٹ میں برٹش حمایت کی تقویت میں بے بدل جوش ارادت کا اعتراف تھا۔



لقیہ

تثلیث فی التوحید کی تعلیم کی نسبت قدیم مسیحیوں یہودیوں وغیرہ اقوام کی

شہادتیں یسعیاہ۔۴۸-۱۶

(۳) مصری بھی زمانہ قدیم سے تثلیث کے قایل تھے جس کو ابتدا میں وہ اوسیریز Osiris نیف اور تیتح Phtha اور Cnepha کہتے تھے۔ اور کچھہ دنوں بعد اوسیریز Osiris ای سیس Isis اور ٹائفن Typhon کہتے تھے۔ ان شخصیوں کو وہ ان علامتوں سے ظاہر کرتے تھے۔ روشنی۔ آگ اور روح۔ وہ اُن کی صورتیں اپنے دروازوں اور اپنے مندروں پر بنایا کرتے تھے۔ اور اُن کو تین شکلوں یعنے دنیا (بشکل بیضاوی) بازو۔ اور سانپ کی صورتوں میں بناتے تھے۔ ابنفیس Abenephius ایک عربی مصنف یہہ بیان کرتا ہی کہ مصریوں کی یہہ صورتیں اس امر کے ظاہر کرنے کو بنائی جاتی تھیں کہ خدا تین صورتوں میں ہی۔ چند کتابوں میں جن کا مصنف ہرمیس ٹرس مجیس Hermes Trismegistus تصور کیا گیا ہی مندرجہ ذیل فقرہ پایا جاتا ہی۔ ازل سے ایک بڑی ذی عقل روشنی موجود ہی جو ہمیشہ دل کو روشن کرتی ہی اور ان کی یکتائی کا باعث روح ہی اور جو ساری چیزوں کی یگانگت کا سبب ہی۔ اس فقرہ میں روشنی اور دل سے دو شخص مراد ہیں اور روح تیسری شخصیت اور یہہ تینوں ازلی ہیں ؕ

(۴) آرفک Orphic علم الہی میں جو یونان کی تواریخ میں نہایت قدیم ہی یہی تعلیم ملتی تھی۔ اس علم الہی کا خلاصہ جو تموتھیس Timotheus نے کیا ہی اس سے یہہ امر معلوم ہوتا ہی کہ ایک ازلی اور غیر مفہوم ہستی ہی جو ساری چیزوں کی خالق ہی اور یہہ اعلیٰ و ازلی ہستی اس علم الہی کے مطابق نور۔ مشورہ و زندگی ہی۔ سوئیڈاس ان تینوں کی نسبت یہہ کہتا ہی کہ ”وہ صرف ایک کو اور ایک ہی طاقت کو اظہار کرتے ہیں“ پھر تموتھیس کہتا ہی کہ اورفیس نے بیان کیا کہ ساری چیزیں ایک ہی الوہیت سے تین ناموں میں بنائی گئیں یا ان تین ناموں سے ایک الوہیت میں اور یہہ الوہیت ساری چیزیں ہیں ؕ

(۵) یونانی فیلسوفوں نے بھی کثرت سے تثلیث کی تعلیم دی ہی۔ فیثاغورث حکیم نے سکھلایا کہ ”اس ایک ازلی وحدت سے دو لامحدود ہستیاں نکلیں یعنے اس سے جو اکیلا موجود تھا دو نکلیں جو لامحدود تھیں“ پلیٹو بھی تثلیث کو قایم کرتا ہی اور انہیں یہہ نام دیتا ہی۔ نیک۔ دل یا کلمہ۔ دنیا کی روح۔ پرمینائڈز Parmenides جو ایلٹک فلسفہ کا بانی تھا یوں کہتا ہی کہ ”خدا ایک ہی اور بہت ہیں“۔ پلوٹینس Plotinus بیان کرتا ہی کہ پرمینائڈز تین الہی وحدتوں کا قایل تھا جو ایک دوسرے کے تحت میں تھیں۔ پہلی وحدت کو وہ نہایت کامل اور ایک بتلاتا ہی۔ دوسری کو وحدت کثرت کے ساتھ۔ تیسری کو وحدت فی الکثرت پھر پلوٹینس کہتا ہی کہ پرمینائڈز اس امر کا مقر تھا کہ اصلی شخصیتوں میں تثلیث ہی اور وہ یہہ بھی کہتا ہی کہ خدا۔ واحد۔ دل۔ اور روح ہی جن کو وہ اصلی یا بڑی شخصیتیں کہتا ہی۔ نیومنیس Numenius ایک مشہور شاگرد فیثاغورث تثلیث کا قایل تھا۔ دوسرے شخص کو وہ پہلی کا بیٹا کہتا ہی اور تیسرے کی نسبت کہ وہ پہلی سے صادر ہوتا ہی ؕ

(۶) تبت اور ٹانگوٹ کی سلطنت میں عام مذہب میں تثلیثی خدا کے قایل ہیں۔ میڈلز جن پر ایسی خدا کی صورت بنی ہوئی ہی۔ ڈیلی لاما Dalai Lama کے ذریعہ سے وہاں کے لوگوں کو دی جاتی ہیں کہ وہ ان کو پاک جانکر اپنے گلے کے چاروں طرف پہنیں علاوہ اس کے وہ ان کو اپنی عبادتوں میں بھی کام میں لاویں۔ یہہ لوگ ایک بت کی بھی پوجا کرتے تھے جو ایک تثلیثی خدا کی علامت تھا ؕ

(۷) ایک سکہ جو شہنشاہ روس کے توشہ خانہ میں موجود ہی اور جو ملک سائبیریا میں دریائے کمپ سا ایک کے پاس ملا اس پر مندرجہ ذیل شکل اور نوشتہ پایا جاتا ہی۔ سکہ کی ایک جانب ایک صورت بنی ہوئی ہی جس کے ایک جسم اور تین سر ہیں اور وہ شخص کمل کے پیالہ پر بیٹھا ہوا ہی اور سکہ کی دوسری جانب یہہ نوشتہ لکھا ہوا ہی ”خدا کی مقدس اور صاف صورت جو تین شکلوں میں نمایاں ہی ان سے خدا کا ارادہ جمع کرو اور اُسے پیار کرو“ ایک غیر قوم اس سے زیادہ کون سے صاف لفظوں میں تثلیث کا بیان کر سکتا ہی ؕ

(۸) قدیم اسکنڈینویں Scandinavians بھی تثلیث کے قایل تھے جن کو وہ۔ اوڈن Odin فری Frea تہور Thor سے نامزد کرتے تھے۔ ان کی علم الہی اڈا Edda نامی ہیں جو نہایت مشہور معروف یادگار ہی گینگلر Gangler جو سویڈن کا شہزادہ تھا اس کی نسبت یہہ روایت ہی کہ وہ ایکبار دیوتاؤں کے محل میں پہنچایا گیا۔ وہاں اس نے تین تخت دیکھے جو ایک دوسرے سے اونچے پر رکھے تھے

اور ہر ایک تخت پر ایک مقدس شخص بیٹھا ہے۔ اس کے رہنما نے ان شخصوں کا اس طور پر بیان کیا کہ "وہ جو سب سے نیچے تخت پر بیٹھا ہے۔ ہر Har ہے یا عظیم الشان ہے۔ اور دوسرا جفن ہر Jafnhar ہے یا عظیم الشان کے مساوی ہے۔ اور وہ جو سب سے اونچے تخت پر بیٹھا ہے تھردی Thridi ہے یا تیسرا ہے"۔

(۹) اقوام رومی و جرمن اور گال بھی تثلیث کی قایل تھیں اور تثلیث کی پرستش مختلف طریقوں میں کرتی تھیں۔ رومی اور جرمنی میرائی [illegible] کی پوجا کرتی تھیں جو تین دیویاں تھیں اور جدا نہیں ہوسکتی تھیں۔ نہ عبادت میں نہ مندریں۔ رومیوں کی ڈیانا Diana دیوی کی سکہ پر صورت ہے جس کے تین چہرہ تین جدا سروں پر ہیں جو ایک ہی جسم میں ہیں۔ سکہ کی دوسری جانب یہہ لکھا ہوا ہے۔ "خاموش رہو یہہ ایک بھید ہے"۔ جرمنوں کی دیوی ٹرگلاو Triglaw بھی اسی طور پر بنائی جاتی تھی۔

(۱۰) چینی اور جاپانی بھی قدیم زمانہ میں تثلیث کے قایل تھے۔ جاپانیوں کا بُت ایک جسم اور تین سر رکھتا تھا۔ عنقریب برہمہ وشن مہیش سے مشابہ تھا۔ لاؤکین [illegible] ۶۰۴ ایک مشہور شخص نے جو چین میں ایک فلسفہ اور مذہبی فرقوں کا بانی تھا اپنی فلسفہ میں یہہ تعلیم دی کہ "ازلی دانائی نے ایک کو پیدا کیا اور ایک نے دو کو اور دو نے تین کو اور تین نے سب کو پیدا کیا"۔

(۱۱) امریکی قوموں میں بھی تثلیث کے ماننے والی ملتی ہیں۔ پیروونیس Peruvians تثلیث کی عبادت کرتے جس کو وہ باپ یعنے خداوند سورج۔ بیٹا سورج اور بھائی سورج کے نام سے نامزد کرتے تھے۔ صوبہ پیرو کے شہر کو یکو تسیکو [illegible] میں ایک بُت کی پرستش کرتے جس کا نام ٹینگے ٹینگا Tangatanga تھا جس کے معنے ان کی زبان میں یہہ ہیں۔ ایک تین میں اور تین ایک میں۔

کتاب مقدس کی تعلیم تثلیث کی نسبت اس قدر شہادتوں کو پیش کر کے ختم کرتا ہوں۔ جو محنت ان شہادتوں کے جمع کرنے میں ہوئی۔ میں امید کرتا ہوں کہ بیکار و فضول نہیں ہوئی۔ ایک غور و فکر کرنے والے شخص کے لئے یہہ شہادتیں نہ صرف قایل کرنے کے لئے کافی ہیں بلکہ حیرت اور خوشی کا مقام ہیں کہ خدا نے ایک عجیب طور پر اس تعلیم کی شہادت کو دنیا کے مسلسل زمانوں میں پھیلایا اور قایم رکھا۔ یہودی اور مسیحی کلیسیا کی شہادتیں تمام و کامل اور اعتراض کی پہنچ سے باہر ہیں مگر ہم غیر قوموں کی شہادتوں کی نسبت یہہ امید نہیں کر سکتے کہ صحیح و کامل اور اعتراض سے بری ہوں۔ لیکن جب ہم ان امور پر غور کریں کہ تثلیث کی تعلیم صریح طور پر دنیا کے چاروں کونوں میں اور بہت سی مختلف اقوام میں مانی جاتی اور کہ بہت سی قدیم قومیں جو کلام الہی پر ایمان نہ رکھتی تھیں اس کی قایل تھیں۔ اور کہ یہہ تعلیم ایسی کثیر صورتوں اور طریقوں میں ظاہر کی گئی کہ ان کے حقیقی اور صحیح معنے کے سمجھنے میں کچھ حجت باقی نہیں رہتی۔ پس ان واقعات کی موجودگی میں ہم یہہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ تثلیث کی تعلیم ابتدا میں انسانی نسل پر ظاہر کی گئی تھی مگر روایتاً قریب قریب ہر جگہہ پھیل گئی اور یوں دنیا کی مختلف قومیں اسی اپنی پاک کتابوں اور عبادتوں میں ماننے آئے۔

راقم
جی۔ ایم۔

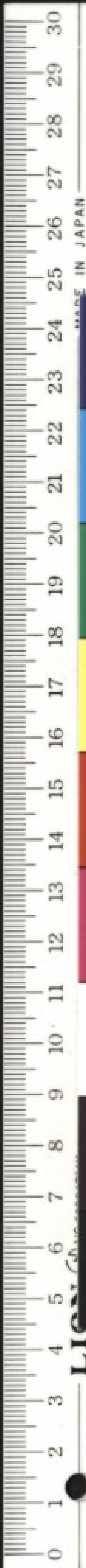
اثبات ناطق
حصہ دویم

عہد نامہ عتیق میں مسیح

کتاب کے دفتر میں میرے حق میں لکھا ہے۔ زبور ۴۰: ۷۔

ہمارا مبارک خداوند اور اس کے شاگرد بھی نبوتوں پر بڑا زور دیتے تھے۔ مذکور ہے کہ اس کے جی اُٹھنے کے بعد جب وہ اماؤس شہر کو جاتا تھا اس نے موسیٰ اور سب نبیوں سے شروع کر کے وہ باتیں جو سب کتابوں میں اس کے حق میں ہیں اُن کے لئے تفسیر کیں۔" شاید وہ لوگ مسیح کی موت سے بہت ہی ہراساں ہو گئے تھے اور اس کے زندہ ہونے کی نسبت بہت مشکوک تھے۔ لیکن اس نے اپنے مرنے اور پھر تیسرے دن زندہ ہونے سے وہ باتیں جو صدیوں پیشتر نبوت کی گئیں تھیں پایۂ ثبوت کو پہنچائیں۔ اس نے ان کی کم اعتقادی پر سخت ملامت کی اور کہا کہ "اے نادانو اور نبیوں کی ساری باتوں کے ماننے میں سُست مزاجو"۔ اس سے مسیح نے بڑی ضرورت سمجھی کہ عہد عتیق کی پوری تکمیل ہو۔

پنتی کوست کے دن پطرس نے منادی کی اور تین ہزار آدمی ایمان لائے۔ اس کی منادی کی بنیاد صرف وہی پیشین گوئیاں تھیں جو وہ لوگ ہمیشہ اپنے عبادت خانوں میں سُنا کرتے تھے۔ مسیح کے مصلوب کرنے سے اس کی تکمیل ہوئی۔



اس نے اُن کو بتلادیا کہ داؤد نے کیسے تعجب خیز لفظوں میں ۱۶ ویں زبور میں مسیح کے جی اُٹھنے کا ذکر کیا ہے اور کہ یوئیل نبی نے پنتیکوست کی روح کے نازل ہونے کی بابت نبوت کی ہے۔ پطرس کی منادی۔ استیفان کا وعظ۔ پولوس کی نصیحتیں ان سب میں جابجا پُرانے صحیفوں کا حوالہ موجود ہے اور جب کہ پولوس رسول شہر روم میں قید تھا اس وقت اس کی بابت یوں لکھا ہے کہ جب بہت سے لوگ اس کے ڈیرے پر اس کی تعلیم سُننے کو آئے تب وہ خدا کی بادشاہت پر گواہی دے دیکر اور موسیٰ کی شریعت اور نبیوں کی کتاب سے مسیح کے حق میں دلیلیں لالاکر صبح سے شام تک تعلیم دیتا رہا۔ اور اپلوس بھی جو شہر اسکندریہ کا زریں دہن کہلاتا تھا جو تمام شرقی علوم کا عالم تھا۔ اس نے بھی یہی تدبیر پسند کی تھی کہ یہودیوں کو عہد عتیق کی نبوتوں سے قایل کرے اور ثابت کرے کہ یہی یسوع مسیح تھا۔

وہ نبوتیں اور اشارے جو پُرانے عہد نامے میں مسیح کی نسبت استعمال ہوئے ہیں ۳۳۳ ہیں یہہ سب نبوتیں دو حصوں میں تقسیم کی جاسکتی ہیں اوّل یہہ کہ مسیح کی انسانیت یعنے اس کا حسب و نسب اس کی سوانح عمری اس کی مصیبتیں اور اس کا جلال دوئیم وہ جو کہ جس میں اس کی سیرت اور عہدے مرقوم ہیں۔ اس عجیب اعمال کا یوں بیان کیا گیا ہے کہ وہ عورت کی نسل کنواری سے پیدا ہوگا۔ نوح کے خاندان شام کی نسل سے عبرانیوں کی قوم سے ابرہیم کے تخم سے یہوداہ کے فرقہ داؤد کے گھر سے شہر بیت الحم میں مقرری وقت پر تولد ہوگا۔ اس کے دکھ مصیبت اور مصلوب ہونے کا حال لکھا ہے۔ دفن ہونا اور پھر زندہ ہوکے آسمان پر جانے اور پھر دوبارہ دنیا کے آخر ہونے پر آنے کا۔ یہہ سب نبوتوں کے اول حصہ میں شامل ہیں۔ اور دوسرے حصہ میں اس کا ابنِ خدا اور ابنِ آدم دونوں کا بیان ہے اور حسب ذیل ناموں سے موسوم کیا گیا ہے یعنے قدوس راستکار۔ خدا کی حکمت۔ خدا کا کلام تجاویز خدا کا برہ۔ خدا کا خادم۔ درمیانی شافی۔ رسول۔ مثل موسیٰ کے ایک نبی۔ مثل ہارون ایک سردار کاہن مثل داؤد کے بادشاہ۔ مثل ملک صدق کے کاہن نبی اور بادشاہ مثل یشوع کے راہبر یا سرغنہ مسیح یا ممسوح۔ اسرائیل کا خدا اور بادشاہ۔ لشکروں کا خداوند اور آخر میں بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند لکھا ہے۔

نبوتوں کے مختلف تین زمانے تصوّر کئے جاتے ہیں اوّل موسیٰ کا زمانہ دوئیم داؤد کا زمانہ سوئیم نبیوں کا زمانہ۔ اوّل موسیٰ کا وقت پیدایش کی کتاب کے باب سوئیم آیت ۱۵ میں لکھا ہے کہ عورت کی نسل سانپ کے سر کو کچلیگی۔ اس وقت ہمارے پہلے ماں باپ کیسی کمبخت حالت میں ہونگے وہ جانتے تھے کہ شیطان کے ڈسنے سے ان کی اور ان کی کل اولاد کی موت ہے اور یہہ کہ خدا کے جلال سے ہم لوگ محروم ہیں۔ لیکن اس تسلی بخش وعدے سے ان کی پھر سے۔ دوبارہ امید پیدا ہوئی اور چونکہ عورت ہی پہلے گناہ میں پھنسی تو بھی عورت ہی کی نسل سے گناہ سے مخلصی دینے والا پیدا ہوگا جو شیطان کے کاموں کو بالکل نیست و نابود کریگا اور بنی آدم کو پھر سے بحال کریگا اور پھر یہہ ہی وعدہ موسیٰ اور ابراہیم کو دیا گیا کہ وہ تمام بنی آدم کے لئے ہوگا اور یہہ بھی کہ کل اختیار اس کو دیا جاویگا۔

دوئیم داؤد کے زمانہ کا۔ زبور میں مسیح کی رونق الوہیت۔ بادشاہت کی نسبت بہت سے بیان ہیں مثلاً زبور ۲، ۴۵، ۷۲ وغیرہ اس کی بادشاہت کی فضیلت میں لکھے گئے وہ قوموں کے مسکینوں کا انصاف کریگا وہ محتاجوں کے فرزندوں کو بچاویگا ..... اس کے عصر میں جب تک کہ چاند باقی رہے گا صداقت پھیلیگی اور سلامتی فراواں ہوگی۔

سوئیم یسعیاہ نبی کی اعلیٰ درجہ کی نبوتیں گویا کہ کان زریں ہیں جنہیں سے نفیس سونا نکلتا ہے۔ ۴۰ ویں باب سے ۶۶ ویں باب تک کل میں مسیح کا بیان جابجا ملتا ہے۔ اس مشہور ۵۳ ویں باب میں کیسا صاف صاف بیان ہے کہ مسیح بالعوض گنہگاروں کی سخت ایذا اور تکلیف اُٹھاویگا۔ یسعیاہ کے بعد سے ملاکی نبی تک ۳۰۰ برس کا زمانہ ہوتا ہے اور اس درمیان میں میکاہ دانیل اور ملاکی وغیرہ صاف صاف خبر دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ میکاہ صاف لکھتا ہے کہ چھوٹی بیت الحم میں مسیح کی پیدایش ہوگی۔ موسیٰ کی پانچ کتابوں میں آنے والے مسیح کی کئی ایک نظیریں ہیں۔ مثلاً پیدایش میں وہ کشتی جس میں غضب الہی سے بچاؤ تھا اور خروج کی کتاب میں وہ عید فسح کا خون جو دروازوں کی چوکھٹوں پر چھڑکا جاتا تھا اور احبار کی کتاب کی قربانیاں اور گنتی میں پیتل کا سانپ اور استثنا میں چھ شہر جو پناہ گاہ مقرر کئے گئے تھے احبار کی جمیع قربانیاں اور رسومات بغیر مسیح کے مثل ایک معمے کے ہیں۔ ۱۶ ویں باب میں خاصکر مسیح کی نظیر ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ پہلے تو بکری کے دو بچے یہاں حاضر لائے جاتے ہیں ایک تو ذبح کیا جاتا اور دوسرے بچے پر کاہن اپنے دونوں ہاتھ رکھتا اور بنی اسرائیل کی

سارے بدکاریکا اقرار کرتا بعدہٗ اس جانور کو کسی آدمی سے بیابان میں بھجوا دیتا تاکہ پھر وہ کبھی نظر نہ آوے اس بچہ کا نام عزازیل رکھتے تھے جس کے معنے دور ہو جانے یا Removed کے ہیں اس سے ہم مسیح کی بڑی قربانی کے دونوں قواعد معلوم کرتے ہیں۔ اول تو گناہ کے لئے کفارہ دوئم گناہ کا ایسا دور ہو جانا کہ پھر خدا اس کو کبھی حساب میں نہ لاویگا۔ پھر عید فسح میں مسیح بعینہٖ نظر آتا ہے۔ جب فسح کا برّہ ذبح کیا جاتا اور آگ پر بھوننے کے لئے جس لکڑی پر رکھا جاتا اس کی صورت صلیب کی سی ہوتی تھی۔ یوناہ نبی کی مانند مسیح خود فرماتا ہے کہ وہ بھی اسی کی مانند دفن ہوگا اور جی اُٹھیگا۔ بیان مذکورہ بالا سے کیسا مثل روز روشن کے عیاں ہے کہ عہدنامہ عتیق مسیح کی بھرپوری ہے:-

چہارم یہہ کہ ضرور ہے کہ اب ہم نبوتوں کی رموز کی طرف بھی کچھ متوجہ ہوں۔ عہد عتیق الیسی رمزوں سے بھرا ہے یہاں تک کہ بہت سے یہودی معلم بیان کرتے ہیں کہ دو مسیح کا ذکر ہے اور جب تک کہ عہد جدید کی کنجی نہ لگادیں یہہ بالکل ایک بھید ہی بھید نظر آتا ہے۔ مثلاً لکھا ہے کہ وہ جو آنے والا ہے خدا اور انسان دونوں کا بیٹا ہوگا اور وہ مرد غمناک ہوگا خوشی کے تیل سے تیرے مصاحبوں سے زیادہ مسح ہوگا۔ داؤد کا بیٹا اور داؤد کا خداوند وغیرہ یشعیاہ کے ۵۳ ویں باب میں لکھا ہے کہ وہ زندوں کی زمین سے کاٹ ڈالا جاویگا تو بھی وہ اپنی نسل کو دیکھیگا اور اس کی عمر دراز ہوگی۔ شریروں کے درمیان گنا گیا تو بھی دولتمندوں کی قبر اس کو ملی وہ خطاکار اور گنہگار ٹھہرایا گیا تو بھی گنہگاروں کی شفاعت کریگا۔ وہ دشمنوں سے حقیر و ذلیل گنا گیا تو بھی وہ اپنے سب دشمنوں پر فتح پاویگا۔ یہہ باتیں جو بنظر سرسری دیکھنے سے یکے بعد دیگرے مخالف نظر آتی ہیں۔ کیونکہ دونوں کی کیونکر تکمیل ہو سکتی ہے۔ سات سو برس کے بعد خداوند مسیح پیدا ہوا اور ہر ایک بات رفتہ رفتہ اس میں پوری ہوئی۔ تواریخیں اور نبوتیں اس کی عجیب زندگی موت اور جی اٹھنے میں قابل اعتبار پائی جاتی ہیں۔ مسیح کی ان باتوں کو جو اس نے یوحنا کے ۵ باب کی ۳۹ آیت میں فرمائی ہیں بغور مطالعہ کرو۔

نوشہرہ چھاونی

بعض احباب بڑے اشتیاق سے یہاں کے کام کے بارہ میں سُننا چاہتے ہیں۔ ہم ان کے بڑے مشکور ہیں۔ مگر چونکہ ہر ایک کو تفصیل سے لکھنا ذرا دشوار ہے۔ اس لئے ہم نے ارادہ کیا کہ گاہ بگاہ نورافشاں میں کچھ حالات یہاں کے لکھا کریں تاکہ ہمارے مہربان یہاں کے کام سے واقف ہوں اور زیادہ سرگرمی سے یہاں کے کام کے لئے دعا مانگیں۔

عرصہ پانچ سال سے یہاں پر مشن کا کام جاری ہے۔ خداوند کا شکر ہے کہ کام میں روز بروز ترقی اور زیادتی ہے۔ ۲۶ جولائی ۱۹۰۹ء سے بزرگوار ڈاکٹر لینکسٹر صاحب نے ایک شفاخانہ بھی ارد گرد کے غربا کے لئے کھولا ہے اور خداوند میں برگزیدہ جناب پادری ڈے صاحب نے ایک ریڈنگ روم کا انتظام بھی کیا ہے جس میں ہفتہ وار اور ماہوار دینی و دنیاوی اخبارات موجود رہتے ہیں نیز ہندو اور محمدیوں کے مطالعہ کے لئے مختلف کتب رکھی ہوئی ہیں تاکہ جو کوئی چاہے مطالعہ کر سکے۔

شفاخانہ میں ہر روز پہلے منادی ہوتی اور پھر کام شروع ہوتا ہے۔ ہاسپٹل اسسٹنٹ بھائی خیرالدین ہے۔ ان کی مسیحی طبیعت والفت و ہمدردی کے باعث سب غیر قوم ان کی مداح ہیں۔ شام کو بازار میں منادی کی جاتی ہے جس میں ضرور بھائی موصوف حصہ لیتے ہیں۔ پھر شام کو سٹیشن پر مختلف زبانوں کے ٹریکٹ اور ہینڈبلس تقسیم کئے جاتے ہیں۔ گرد نواح کے گاؤں میں بھی کبھی کبھی جاکر لوگوں کو بشارت دی جاتی ہے جس کے باعث اکثر لوگ خواب غفلت سے بیدار ہونے لگے ہیں اور خاص طور پر انجیل جلیل کا مطالعہ کرتے ہیں۔

ہمیں بڑی خوشی ہے کہ ہمارے بزرگ یعنے جناب پادری ڈے صاحب ماہوار چند یوم کے لئے تشریف لاکر سب کام میں حصہ لیتے ہیں۔ اور جناب ڈاکٹر ای۔ لینکسٹر صاحب پاسی لینکسٹر معہ میم صاحبہ کے ہفتہ میں ایک بار آکر خود مریضوں کا معائنہ کیا کرتے ہیں۔ جس سے کام میں بڑی ترقی ہے۔

چند مفلس مسیحی بھی یہاں پر ہیں جو مختلف پیشہ کا کام کرتے ہیں ایک دو خاندان پلٹن میں بھی ہیں۔ ہمیشہ سے گرجا میں ان کو عبادت کرائی جاتی تھی مگر افسوس کہ چند ماہ سے کسی باعث سے عبادت نہیں کرائی گئی۔ خوشی کی بات ہے کہ گذشتہ اتوار سے پھر بدستور عبادت کرانا شروع ہوا ؛

اب ہم اس تمہیدی بیان پر بس کرتے ہیں امید ہے کہ پھر کبھی مفصل طور پر ذکر کریں گے۔ صرف

اپنے دوستوں کو یہہ کہتے ہیں کہ وہ ضرور ہمارے واسطے دعا کریں۔ تاکہ ہم الہی قوت سے ملبس ہو کر بہت سے تاریکی کے فرزندوں کو روشنی میں لاکر خدا کے فرزند بنائیں۔ آمین۔

راقم

قاضی خیر الله

"محکمۂ ڈاکخانہ"

کئی دفعہ اخباروں میں پڑھا گیا کہ فلاں پوسٹ مین نے رجسٹری یا منی آرڈر گم کرلیا اور اصلی مالک کو نہ دیا اور آپ اس کی رسید باقاعدہ اپنے دستخط کرکے پوسٹ ماسٹر کو ڈاکخانہ میں آگر دیدی۔ پتہ لگنے پر پوسٹ مین پر مقدمہ چلایا گیا۔ آخر کار وہ سزا پاگیا۔ یہہ سزا تو اس کو دنیا میں ملی دوسرے کی امانت ہضم کرلینے پر اور جعلسازی کرکے ایسا کرنے کے لئے اسی طرح اے معزز ناظرین خواہ پولیس مین ہو یا پوسٹ میں خواہ کلرک وغیرہ یا کسی اور محکمہ میں کوئی کیوں نہ ہو اپنی فرض ادائی کو پورا نہ کرنا اور دوسروں کا مال ہضم کرلینا ایسا کرنے سے انسان صاف نہیں رہ سکتا اور نہ ہی انسان کی اندرونی فطرت بدل سکتی ہے اور نہ ہی گورنمنٹ کے محکمہ یا سبھا میں نام درج ہو جانے سے انسان کی اندرونی خواہشات اور جذبات کی طاقت کمزور ہو جاتی ہے۔ اس لئے جب تک کسی انسان کے اندر ایک ایسا واچ مین یعنے (خدا کی روح) موجود نہ ہو جائے جو ہر وقت اور ہر حالت میں اس کو ٹھیک رکھے تب تک ظلم اور چوری۔ دوسروں کا مال ہضم کرلینا وغیرہ جرایم بھی دور نہیں ہو سکتے۔ اور ایسے واچ مین کی عدم موجودگی میں کیا بلحاظ پیشہ یا ملک کے مذکورہ بالا قسم کے جرائم کا ہوتے رہنا لازمی امر ہے۔ جن لوگوں کے دلوں میں سچے اور روحانی محکمہ کے پوسٹ مین موجود ہیں وہ لوگ نہ صرف انسانوں کا مال ہضم کرنے سے ہی گریز کرتے بلکہ وہ چھوٹی سے چھوٹی امانت بھی جو ان کے سپرد کی جاتی ویسی کی ویسی ہی دے دیتے۔ جیسا کہ اُن کو پہلے دن سپرد کی گئی تھی۔ مبارک ہیں وہ لوگ جن کا مالک ان کو اگر کام کرتے پائے اور ان کے فرضوں اور ذمہ واریوں کو حساب میں پورا پائے۔ حقیقت تو یہہ ہے کہ وہ ہی سچی راحت کے حصہ دار ہیں اور سلامتی کی بادشاہت کے وارث اور اپنی چاروں طرف امن و آرام دیکھتے ہیں۔

کاشکہ ہم سب امانت داری سے خداوند کے جلال کے لئے جان نثاری سے روحانی محکمہ کی حظ۔ رجسٹری منی آرڈر وغیرہ (یہاں مراد ہے خدا کے کلام سے) تقسیم کیا کریں ایسا نہ ہو کہ پوسٹ مین کی طرح تھوڑی سی غلطی و غفلت کرنے سے بھید کھل جائے اور پھر مستوجب سزا ہوں۔ روحانی محکمہ کا ہیڈ (المسیح) ایک بار فتویٰ دیتا ہے۔ سوا ے پڑھنے والے صاحب سوچ کہ تیری جان نے اس امانت کو ویسی ہی رکھا ہے جیسی تیرے سپرد کی گئی تھی یا کیا ہو

نہایت ہی ضروری

قابل غور درخواست

عزت کے لایق المسیح خداوند میں پیارو خدا کی بادشاہت کے پھیلانے میں یوں تو تنخواہ دار ملازم (مشنوں کے موجودہ انتظام کے موافق) ہر کہیں ہیں اور خادم (سپاہی) کی صورت میں کام کرتے ہیں لیکن میری درخواست ان جان نثار اور باوفا آنریری . . . . کام کرنے والوں سے ہے کہ اگر کوئی صاحب جس نے اپنے آپ کو خداوند کی خدمت کے لئے اس سال کلیتہً مخصوص اور تصدیق کردیا ہو اور وہ اپنے منجی خداوند یسوع مسیح کی بادشاہت پھیلانے اور مُردوں کو "زندگی" کی خبر دینے میں وفاداری جانتا ہے یعنے (بغیر لینے تنخواہ کے جو مقررہ تاریخ پر تنخواہ دار ملازموں کو ملتے ہیں) روح القدس کی راہنمائی و مدد سے اپنے وعدے کے ایفا میں قایم ہے تو میری باادب منت یہہ ہے کہ ایسے مخصوص شدہ اشخاص ملکوال۔ میانی پنڈ دادنخان کھیوڑا۔ شاہپور خوشاب۔ ساہی وال بھیرہ علاقہ بار میں تشریف لاکر خداوند کی مرضی کو پورا کرنے کی خاطر خوشی سے آئیں۔ ہاں اے خداوند اپنے کھیت میں (مزدور) کام کرنے والوں کو بھیج اور اُن کو ادھر کے لئے چُن لے۔ اور جو کچھ ضرور ہے ان کے لئے بندوبست کر۔ کہ جلال تیرا ظاہر ہو۔

نئی بار آباد ہونے والی ہے۔ نہر کا کام جاری ہو رہا ہے۔ قحط زدہ بہت ہیں اور ادھر بشارت دینے والوں کی تعداد بہت ہی کم ہے۔ اس واسطے اس ضرورت کو محسوس کرکے خداوند کے پیاروں کے سامنے یہہ ضروری درخواست باادب و کمال انکساری سے پیش کی جاتی ہے۔ اپنی درخواست کا جواب (آپ جو آنا چاہتے ہیں مخصوص شدہ سے اور دعا کا جواب اپنے قادر مطلق خدا سے پانے کا منتظر ہوں جلد آئے ؛

نوٹ۔ میں خود مشن سے تنخواہ لیتا ہوں۔

سفر

ایک جگہہ سے دوسری جگہہ جانے کے لئے انسان کئی چیزیں اپنے ہمراہ لے جاتا ہے تاکہ دوسری جگہہ پر کسی قسم کی تکلیف نہ ہووے۔ خاصکر جب آدمی کہیں دُور سفر کو جاتا تو بہر مقدور اپنی ضروریات کو پورا کرنے کی خاطر سب اشیاء کئی دن چلنے سے پیشتر ہی تیار کر رکھتا ہے۔ جب چلنے کا دن آتا ہے تو سب کچھ لیکر منزلِ مقصود پر جانے کے لئے اپنا سب نفع و نقصان سوچ لیتا ہے۔ آخرکار جب آدمی منزل مقصود پر جا پہنچتا ہے تو اس کو اپنی حالت اور طاقت اور خرچ وغیرہ امور کا اندازہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اتنا کم یا اتنا زیادہ ہوا۔ سو اسی طرح خلق خدا کو درحقیقت ایک اور سفر بھی درپیش ہے۔ ایک جسمی سفر دوسرا روحانی سفر ہے۔ پہلے سفر جسمانی میں تو سب اپنی جسمانی ضروریات کا سامان لیکر چلتے اور سفر کرتے اور ہمیشہ اسی فکر میں رہتے کہ اس کا انجام بخیر ہو۔ لیکن ہائے غضب کہ دوسرے سفر روحانی کے بہت کم توجہہ کرنے والے پائے جاتے اُس کے لئے سچ مچ پورا پورا سامان مہیا نہیں کرتے بلکہ پرواہ بھی نہیں کرتے حالانکہ اب وقت ہی موقعہ دیا جاتا کہ لوگ تیار ہوویں۔ آئے دن کال۔ مری۔ وبا۔ بھونچال۔ لڑائیاں۔ بیماریاں۔ خطائیاں۔ وغیرہ نشانات پکار پکار کر کہہ رہے اور شہادت بھی یقینی دیتے کہ ایک روحانی سفر کا افسر آنے والا ہے جلد آنے کو تیار ہے جو روحانی سفر کرنے والوں کا معائنہ کریگا ہم سب تیار ہوویں۔ اسی سال زندوں کو جو جسمانی طور سے چلتے پھرتے کام کرتے ہیں یہہ موقعہ دیا جاتا کہ ”توبہ کرو آسمان کی بادشاہت آئی ہے المسیح پر ایمان لاؤ ورنہ ہلاک ہوگے اپنے روحانی سفر کے لئے سب اشیاء مہیا کرو۔ اعمال اعمال نہ پکارو۔ اعمال کی پکار بغیر ایمان بے فایدہ۔ تمہارا ایمان با اعمال ہوا اور تمہارے اعمال با ایمان ہوں سوچو کہ کیا کرتے ہو۔ حقیق راہ کے راستے پر چلو جس نے فرمایا کہ یہہ راہ حق زندگی میں ہوں کوئی بغیر میرے یعنے (مسیح کے) وسیلہ خدا کے پاس جا نہیں سکتا۔“

سب راستے والے (اہل مذہب) جو اپنے اپنے مذہب اور ملت کی پختگی پر فخر کرتے ہیں یاد رکھیں کہ ان کی شرع و ملت و مذہب ہلاکت کا نتوی دیتے ہیں۔ وہ گناہ سے قایل کرتے وہ درحقیت تحقیق کے لئے ایک آئینہ کا کام دیتے جس میں دل کے چہرے کی سیاہی نظر آتی ہے۔ تاہم جس راہ کی دعوت آج دی جاتی وہ کلیتہً دعوی کو پایہ ثبوت تک پہنچاتا ہے۔ اس پر چلنے والا یقیناً روحانی سفر بغیر خوف و ڈور کے طے کریگا۔

ان راستوں پر سفر کرنے والے کیواسطے سخت مایوسی ہے نہ روحانی خوراک کا سامان نہ آبِ حیات مہیا نہ راحت کی امید نہ زندگی اور نہ ہی زندگی کا تاج بلکہ ہر طرح سے نا امیدی ہے بے چینی اور غم و رنج و مصیبت و نحوست ان پر رہتی ہے۔ فرض کرو کہ مسافر محمدی راہ پر چلا جب راہنما کو خود قربِ الہی نہیں ملا تو بھلا کس طرح ۲۳ کروڑ آدمیوں کے قافلہ کو اپنے ہمراہ لے جا کر نیاز حاصل کرائیگا۔ یا اس کو خود پیاس ہے اور پانی کا کوئی بندوبست نہیں ہے تو کیا باقی قافلہ جن کو از حد پانی کی ضرورت ہے۔ ہائے پیاس ہائے پیاس کر کے نہ پکارینگے؟

اے خدا غیر مذاہب والوں کو تو بچایا چاہتا ہے تو برکت دے کہ وہ اپنی حقیقی حالت پر آپ غور کریں اور تیرے سامنے یوں دعا کریں ”اے میرے خدا میرے دل کا حال مجھ پر ظاہر کر۔“

خدا کی اس بخشش (روحانی سفر) میں شامل ہونے کو قبول کرو اور یہہ دعوت المسیح شاہزادہ سلامتی کی طرف سے پیش کی جاتی آؤ اگر آپ مسیحی قافلے کے ساتھ چلیں تو ضرور خدا آپ کو بچایگا اور یہہ دلیری نہ کروگے کہ ہم اعمال سے بچ جاوینگے بلکہ آپ کو سمجھ آ جاویگی کہ اعمال ایمان کا جزو ہوتے ہیں اور یہہ سب مشکل حل ہو جاتی ہیں بشرطیکہ مسیح پر ایمان لاؤ۔ ہمیشہ کی زندگی اس میں ہے کہ جس کو باپ نے بھیجا آپ اس کو قبول کریں۔ کیا آپ اب بھی دیر کروگے؟ جو ابھی تک مسیح کے نزدیک نہیں آئے ہو۔ آپ سوچیں اگر اب تک المسیح کے پاس نہیں آئے ہو تو فوراً آؤ۔ ہم نے مفت زندگی پائی آپ بھی مفت لو۔

بدر بھی دو ٹکڑے ہوا

مذکورہ بالا عنوان سے ناظرین حیران ہونگے کہ یہہ کیا ہوا۔ لو صاحبو حضرت محمد کے معجزہ شق القمر پر آپ نے ہزاروں اعتراض کئے اور تواریخی ثبوت بہم پہنچائے لاکھوں شرحیں کیں آخر اس معجزہ کی تہ کو جا پکڑا گویا درحقیقت مسیحیوں نے اِس حضرت کے معجزہ کو گپوڑا ثابت کر دیا اور آخر بدر بھی دو ہی ٹکڑے ہوا۔ شاباش!

میاں جلوہ سیالکوٹی نامہ نگار سراج الاخبار جہلم مورخہ ۲۶ فروری سنہ ۱۹۰۰ء کے پرچہ میں بانگ

دیتے ہیں کہ بدالدین ۱۹ جنوری کو مسجد کلاں میں متصل (بازار دو دروازہ شہر سیالکوٹ) محمدی ہوگیا۔ اور بہت کچھ ان کی تعریف تحریر فرمائی اور ساتھ ہی شہادت دیتے کہ وہ بلا سوچے سمجھے عیسائی تھے اب اُن کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت پر رحم آیا اور پیاری امہات المومنین کی باری لیں گے یعنے اس کا جواب لکھیں گے۔

میں اکثر یہہ سُنکر اور پڑھکر حیران ہوں کہ محمدی لوگ کیا کرتے ہیں کیا اب بھی کوئی دقیقہ شایق صاحب نے فروگذاشت کردیا جس کا جواب محمدی دینا چاہتے ہیں۔ آئے دن امہات المومنین کے جواب کا اشتہار کسی نہ کسی طرف سے آنکلتا ہے بابا شکر کرو کہ کسی صاحب نے تو حضرت کے دربار کی سوانح عمری لکھی اور فوٹو بھی خوب ہی اُتاری۔ درحقیقت ہمارے معزز ڈاکٹر شایق صاحب نے اپنی طرف سے ذرا بھی نہ لکھا جو لکھا سو محمدی صاحبوں کی تحریروں سے اکٹھا کرکے محمدی پبلک کو انصاف کے لئے امہات المومنین مفت بانٹ دی۔ اب بھلا میاں بدرالدین نو محمدی اس کا کیا جواب لکھیں گے۔ آئے آئے آپ بھی مردِ میدان اور نئے مجبس میں تشریف لاویں۔ دیکھیں آپ کیا اُجر ینگے۔

ہم معزز ڈاکٹر صاحب کو میاں نو محمدی کے جواب الجواب کے لئے عرض کرتے ہیں کہ ذرا ان کے حالات سے بھی محمدی پبلک کو آگاہ فرماویں ونیز میری عرض کو قبول فرماویں کہ آپ امہات المومنین دوبارہ کسی اچھے پریس میں چھپوا دینے کا بندوبست کریں اب اس کو قیمتاً فروخت کیجیئے کیونکہ لوگ امہات المومنین کو پیار کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

نہ صرف اُردو ہی میں چھپے بلکہ اور زبانوں میں بھی تاکہ ناراستی اور راستی میں فرق ظاہر ہو۔ بزرگ واعظ صاحب اور پادری سالک صاحب بھی نو محمدی صاحب کے لئے مصالحہ بہم پہنچا رکھیں کیونکہ ابھی ان کو تھوڑے دنوں بعد اس کی مزاج پرسی کرنی ہوگی۔ زیادہ حالات برسر موقعہ نو محمدی اور حضرت محمد صاحب کے تحریر ہونگے ؛

راقـــــــم

بی۔ اے۔ شرف

وسط ایشیاء

خدا جانے یہہ بات کہاں تک سچ ہے۔ ولایت کے اخبارات افغانستان کی نسبت روس کی نیتجی کی افواہیں ظاہر کررہے ہیں کہ روسی وزیر جنگ نے وسط ایشیا کی فوجوں کے کمانڈر جنرل ڈوخوسکی اور افواج کوہ قاف کے کمانڈر انچیف (جنرل کولتزن) ان دونوں کو بُلایا ہے اور وہ خاص مشورہ اور ہدایات کے لئے سینٹ پٹرسبرگ کو آتے ہیں۔ علاوہ اس کے بقول اخبار ڈیلی نیوز کے اوڈیسہ کے نامہ نگار کے ایک حکم نافذ ہوا ہے کہ ساتویں آرمی کور تمام وکمال کوہ قاف کو منتقل کی جاوے اور جنگی حلقوں میں اس آخری حرکت کے یہہ معنے سمجھے جاتے ہیں کہ روسی محکمہ جنگ ترکستان کو ایک اور آرمی کو بھیجنا چاہتا ہے۔ طفلس سے بیان کیا جاتا ہے کہ کوہ قاف کی فوج سے ایک ڈویژن سرحد افغانستان کے مقام خوشک کو بھیجا گیا تھا وہ وہیں رکھا جاویگا بلکہ اس کے علاوہ ٹرنیس کاکیشیا سے اور فوج بھی بھیجی جاویگی

ہمارے خیال میں تو یہہ افواہیں محض غلط اور لغو ہیں۔

اجلاس پارلیمنٹ میں پوچھا گیا کہ آیا روس بندر عباس تک ایک سلسلہ ریلوے لانا چاہتا ہے یا نہیں اور اس کو ایک جنگی بندرگاہ بنانا چاہتا ہے کیا اس کی بابت گورنمنٹ روس سے استصواب نہیں کیا جاویگا؟ مسٹر براڈریک صاحب نے جواب میں فرمایا کہ وہ خبر محض اخباری افواہ تھی اور اس کی صداقت کی نسبت برٹش گورنمنٹ خود لاعلم ہے پس ایسی صورت میں وہ روس سے خواہ مخواہ استصواب کرنا مناسب نہیں سمجھتی ہے ؛

سرحدی خبریں

سرحدی خبروں سے دو افسوسناک وارداتیں ظاہر ہوئیں چھاونی پشاور میں دوشنبہ کی صبح کو پرائیوٹ بولٹن نام سپاہی اپنے بستر پر بیٹھا تھا کہ کھڑکی میں سے گولی آئی اور ماتھے میں لگی۔ موت نے کچھ لکھنے کی مہلت دی۔ پتہ نہیں کہ کس نے یہہ کام کیا بلکہ نوشہرہ میں بھی عین اسی دن اور اسی وقت ڈارست نام گورہ کو سر میں گولی لگی اور فوراً مر گیا۔ پشاور میں عام رائے یہہ ہے کہ یہہ غازیانہ جوش کی حرکت ہے ؛

آفریدی فرقہ اساخیل نے علاقہ قسمت پشاور میں بہت چھاپے مارے۔ لہذا اس فرقہ پر جرمانے کئے گئے۔ اب چونکہ جرمانہ ادا کرنے سے بھی گریز کی صورت ہے لہذا حکم ہوا کہ اس فرقہ کا کوئی آدمی اپنے علاقہ کے باہر برٹش قلمرو میں نہ آنے پائے ورنہ قید کیا جاویگا۔ یہہ بندش اور محاصرہ امید ہے کہ اس فرقہ کو جلد ہوش میں لائیگا ؛

ویدک شائستگی

سوال ۱- ویدک زمانہ میں اہل ہنود وحشی یا شائستہ تھے؟

جواب- ان کی طرز رہایش۔ خاندانی اور ملکی انتظام۔ ہنر و حرفت وغیرہ کے دریافت کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ شائستہ قوم تھی بیشک ان کی شائستگی بہت باتوں میں زمانہ حال کی مغربی شائستگی کے برابر نہ تھی ؛

س ۲- ان کی رہایش کیسی تھی؟

ج ۱- وہ گاؤں اور شہر بنا کر بستے تھے رگوید میں پورتی یعنے سر شہر کا ذکر ہے ۴-۲۶-۳ میں لکھا ہے کہ سر اندر نے شمبر کے ننانوے شہروں کو برباد کیا تھا اور دیوو داس نامی ایک شخص کو رہایش کے لئے ایک سو شہر دئے تھے۔

۲- وہ پہلے پہل پنجاب میں آباد ہوئے تھے ان کے شہر اور گاؤں کسی نہ کسی دریا یا نالے کے کنارے پر بنائے جاتے تھے جس سے آبنوشی اور کاشتکاری کے لئے سہولیت ہوتی تھی۔ اکثر ان کے مکانات زمانہ حال کی طرح گارا سے بنائے جاتے تھے اور ماروت یعنے آندھی کے چلنے سے کبھی کبھی گر جاتے تھے۔ جب وہ پہاڑوں کے قریب بستے تھے تو گارا کے عوض پتھروں سے مکان بناتے تھے۔ رگوید میں جگہہ بجگہہ مضبوط شہر پناہ کا ذکر پایا جاتا ہے ؛

س ۳- ان کے ملکی انتظام کیسے تھے؟

ج ۱- ان کے درمیان شاہی انتظام موجود تھا کیونکہ رگوید کے بہتیرے مقاموں میں راجاؤں کا ذکر پایا جاتا ہے۔ وہ اکثر قوم کے راجاؤں سے اور کبھی کبھی آپس میں لڑتے تھے۔ رگوید سے معلوم نہیں ہوتا ہے کہ ان راجاؤں پر کوئی شاہنشاہ بادشاہ بھی حکومت کرتے تھے اس لئے گمان غالب ہے کہ ان راجوں میں سے ہر ایک اپنے اپنے راج میں آزاد ہوتے تھے۔

۲- رگوید میں جگہہ بجگہہ پورپتی یعنے سر شہر اور گرامنی یعنے پاسبان گاؤں کا ذکر آیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ راجاؤں کے ماتحت شہر اور گاؤں پر سردار بھی مقرر ہوتے تھے ؛

س ۴- ان کے خاندانی انتظام کیسے تھے؟

ج- ان کے درمیان بیاہ کی رسم موجود تھی اور وہ بیوی بال بچے لیکر خانہ دار ہو کر رہتے تھے ؛

س ۵- ان دنوں میں جیسا گھر چھوڑ کر گفا نشینی دینداری سمجھی جاتی ہے کیا ویدک زمانہ میں بھی ایسی ہی سمجھی جاتی تھی؟

ج- وید سنگھتوں میں سنیاسی بنکر گفا نشین ہونے کا ذکر مطلق نہیں ملتا ہے۔ ویدک رشی شادی شدہ ہوتے تھے اور اپنے گھر ہی میں اپنے بال بچوں کے دینی رسومات پوری کرتے تھے۔ وید سنگھتوں میں شادی کرنے کی ممانعت کہیں بھی نظر نہیں آتی ہے ؛

س ۶- ان کے بیاہ کا دستور کیسا تھا؟

ج ۱- اکثر ایک ہی مرد اور ایک ہی عورت میں بیاہ ہوتا تھا۔

۲- کہیں کہیں ایک سے زیادہ بیوی اور ایک سے زیادہ شوہر کا ذکر ہے لیکن یہ عام قاعدہ نہیں تھا۔

۳- اکثر اپنے شوہر اور بیوی آپ ہی چُن لیتے تھے۔ مثلاً رگوید میں سورج کی بیٹی اپنے شوہر کو آپ ہی ڈھونڈ رہی ہے۔ اس لئے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانے کی طرح ان دنوں چھوٹے پن میں شادی جائز نہ تھی۔

۴- بیواؤں کی دوبارہ شادی جائز تھی۔

س ۷- اس زمانے میں عورتوں کی حالت کیسی تھی؟

ج ۱- وہ لکھنا پڑھنا جانتی تھیں۔ رگوید کے پانچویں منڈل کا ۲۸ واں سکتہ۔ بشوابارا نامے ایک عورت کی تصنیف ہے۔

۲- عورتیں اپنے شوہروں کے ساتھ دینی رسومات میں شریک ہوتی تھیں جو کہ اس زمانہ میں منع ہے۔ زمانہ حال کے ہندو کہتے ہیں کہ عورتیں وید کی حقدار نہیں ہیں۔ لیکن دیکھنا چاہئے کہ جبکہ عورت خود وید منتر کی مصنف ٹھہری تو کیونکر وید پڑھنے اور ویدک رسموں میں شریک ہونے کا حق نہیں رکھتی تھیں۔

۳- اس زمانہ میں جس طرح کسی لڑکی کا بے شادی رہنا شرم کا باعث سمجھا جاتا ہے اس زمانے میں ایسا نہ تھا۔ بعض لڑکیاں عمر بھر باپ کے گھر میں بے شادی رہتی تھیں اور باپ کی جایداد کا حصہ حاصل کرتی تھیں دیکھو رگوید ۲-۱۷-۷-

۴- لڑکیاں جوان ہو کر بیاہی جاتی تھیں اور اپنی مرضی سے اپنے شوہر کو انتخاب کرتی تھیں۔ دیکھو رگوید ۱۰-۲۷-۵-

۵- اس زمانہ میں جس طرح بعض والدین روپیہ لیکر لڑکی کا بیاہ کرتے ہیں اس زمانہ میں ایسا نہیں تھا بلکہ شادی کے وقت جہیز کے ساتھ لڑکی کو اسکے شوہر کے گھر روانہ کرتے تھے دیکھو رگوید ۹-۴۶-۲ اور ۱۰-۳۹-۱۴ وغیرہ

واقعات اور رائیں

انٹرنیشنل موریل میڈیکل مشنری کالج۔ تجویز کی جارہی ہے کہ نیو یارک شہر واقعہ ملک امریکہ میں ایک کالج اس مقصد سے بنایا جاوے کہ جس میں میڈیکل مشنری تیار ہو کر اس ملک اور دیگر ممالک میں کام کریں۔ فی الحقیقت آج کل اس قسم کے کالج کی بڑی ضرورت ہے اور یقین ہے کہ جلد یہہ کالج قایم ہو جاویگا اور پہلے سے زیادہ میڈیکل مشنری دیگر ممالک میں بھیجے جا سکیں گے ؀

جرمنی میں ۲۱۳ آدمیوں میں سے ایک آدمی کالج میں جاتا ہے اور سکاٹ لنڈ میں ۵۲۰ میں سے ایک اور اضلاع متحدہ امریکہ میں ۲۰۰۰ میں سے ایک اور انگلستان میں ۵۰۰۰ میں سے ایک۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ جرمنی میں اعلیٰ تعلیم پانے والوں کی اوسط بہ نسبت اور ملکوں کے بہت ہی زیادہ ہے ؀

خوشی کی بات ہے کہ دیگر یوروپین ممالک کی ترقی کو دیکھکر سلطان ٹرکی نے بھی اب اپنے ملک میں تعلیم کی طرف توجہہ دی ہے۔ جس کا نتیجہ یہہ ہوا ہے کہ لڑکے اور لڑکیوں کے لیے پچاس ہزار سکول جاری کئے گئے ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اب سلطان نے دیکھ لیا ہے کہ دنیا کا رُخ کس طرف ہے ؀

نو برہان براہمہ سماج کے اخبار یونیٹی اور منسٹر میں "براہمہ سماج کے شریکوں کی طرف سے مسیحی بشپوں پریسٹوں۔ خادم الدینوں اور مشنریوں کی خدمت میں ایک اپیل شایع کی گئی ہے۔ اس میں مسیح کی نسبت ذیل کے الفاظ بہت ہی غور طلب ہیں۔ اس امر کی نسبت کہ ہندوستان مسیحی مذہب کی کئی رسومات میں سے کسی کو قبول کرے یا مسیحیت کے کسی فرقے کے ساتھ شامل ہو جاوے۔ ہمیں شک ہے مگر اس میں مطلق شک نہیں ہے کہ ہمارے ملک کا بغیر مسیح کے گزارہ نہیں ہو سکتا ہے۔ مسیح ہمارے لیے خوراک اور پوشاک سے بہت ہی زیادہ ضروری ہے۔

مسیح یسوع جس کے نام کو اس ملک میں پھیلانے کا آپ کو فخر حاصل ہوا ہے ہمارے ملک میں پہلے سے ہی جگہہ حاصل کر چکا ہے اور کوئی طاقت اس ملک کو اُسکے پاک ہاتھوں سے چھڑا نہیں سکتی ہے۔ اب مسیح ہندوستان کی زندگی میں ایسا داخل ہو گیا ہے کہ ہندوستان مسیح کا ہے اور مسیح ہندوستان کا ہے۔

پیارے ناظرین کیا آپ سچ مچ اپنے دلوں میں مسیح کی نسبت یہہ گواہی دے سکتے ہیں کہ اس کے بغیر آپ کا ہرگز گذارہ نہیں ہو سکتا اور وہ آپ کے لئے خوراک اور پوشاک سے زیادہ ضروری ہو گیا ہے اور اب آپ سمجھتے ہیں کہ آپ اس کے ہیں اور وہ آپ کا ہے۔ سچ مچ ہندوستان کی حقیقی بھلائی کے لئے اگر کسی چیز کی بڑی ضرورت ہے تو صرف مسیح کی ہے۔ اگر اس ملک کے باشندوں کے دلوں پر مسیح سلطنت کرے اور وہ اس کی بزرگی اور عظمت کے لئے زندگی بسر کرنا چاہیں تو اس ملک کے بھلے دن آ چکے ہیں ؀

سلطان روم نے جرمن والوں کو بابل کے کھنڈرات کھودنے کی اجازت دیدی ہے۔ یہہ گروہ پانچ برس اس کام میں خرچ کریگا اور یقین ہے کہ اس کی کوشش کے بہت سے مفید نتیجے پیدا ہونگے۔ دریائے فرات کے کنارے پر کہ جہاں قدیم زمانے میں بابل واقع تھا ریت کے بڑے بڑے ٹیلے نظر آتے ہیں۔ ان ٹیلوں میں سے سب سے بڑے کا نام الکسر ہے۔ کہتے ہیں کہ یہہ نبوکدنظر بادشاہ کے محل کے کھنڈرات ہیں جہاں اس نے اپنی سلطنت کے بہت برس بسر کئے اور جہاں سکندر اعظم کا بھی انتقال ہوا۔ جرمن لوگوں کا ارادہ ہے کہ پہلے اس ٹیلے کو ہی کھودیں اور دیکھیں کہ آیا یہہ نبوکدنظر بادشاہ کا ہی محل ہے یا کچھ اور ؀

ہندوستان میں دیسی فوجوں کو بھی اعلیٰ قسم کی نئی رفلوں سے مسلح کرنیکی تجویز ضروری سمجھی جاکر منظور کی گئی ہے اور قبل اس سے کہ حکم دیا جاوے جدید بندوقیں ولایت بھیجا گیا ہے جب یہہ سب سامان بمقدار کافی وہاں سے آجائیگا تب دیسی فوجوں کی موجودہ بندوقیں ذخیرہ میں رکھکر انکو نئی بندوقیں دیجاوینگی۔ جنکا نام لی انفیلڈ میگزین رفل ہے ؀

عام

جرمنی کے ایک صاحب ڈاکٹر کیرل پیٹرس کا دعویٰ ہے کہ میں نے قدیم اوفیر کو دریافت کر لیا ہے۔ آج کل اس کو فورا کہتے ہیں جو افور سے بگڑ کر بن گیا ہے۔ یہہ دریائے معبور یا فیسی کے جنوب کی طرف پندرہ میل کے فاصلے پر واقع ہے اس کے باشندے اپنے تئیں "سورج فیسی" کہتے ہیں اور سورج اور آگ کی پرستش کرتے ہیں۔ ان کے چہرے یہودیوں کی مانند ہیں سبسم کی نسل کے قدیم کھنڈرات بھی کھودے گئے ہیں ؀

دستور العمل اخبار نور افشاں لودیانہ

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ .... [illegible]
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ .... [illegible]
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ .... [illegible]
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ .... [illegible]
قیمت دو کاپی یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ فی کاپی .... [illegible]
بغیر ضمیمہ .... [illegible]

نوٹس

نئے سال کے بہت دن گذر گئے ہیں لیکن ہمارے معزز اور دیانت دار خریداران نور افشاں نے اب تک قیمت نور افشاں پیشگی ارسال نہیں کی۔ لہذا ہم بطور یاد دلانے کے ملتمس ہیں کہ اپنی اپنی پیشگی قیمت نور افشاں کے لئے ارسال کریں ؛

نوٹس

واضح رہے کہ کسی نئے خریدار کے نام اخبار نور افشاں لودیانہ بغیر قیمت پیشگی ارسال کئے جاری نہیں ہوگا۔ بلکہ صرف ایک دفعہ نمونہ کا پرچہ ارسال کیا جاویگا جبکہ کوئی نیا خریدار اخبار لینے کی درخواست کرتا ہے اور نیز امسال کسی خریدار کو تخفیف قیمت اخبار نہ ہوگی ؛

المشتہر
منیجر نور افشاں
لودیانہ
پنجاب

رسید زر

بابو پنڈیداس صاحب۔ فیروزپور .... [illegible]
بابو ٹی خمین صاحب۔ بنوں .... [illegible]
پادری۔ کے بی سرکار صاحب۔ بابت پرچہ چندہ سکول .... [illegible]
بابو لچھمن سنگھ صاحب۔ سرینگر کشمیر .... [illegible]
بابو سیلاس پال صاحب۔ خضر آباد .... [illegible]

المشتہر
منیجر نور افشاں

ملکہ معظمہ آئرلینڈ میں ؛

حضور قیصرہ ہند نے اپنا ارادہ ظاہر کیا ہے کہ بابت ماہ اپریل میں آئرلینڈ کا دورہ کریں گے۔ آئرلینڈ میں اس خبر سے بڑی خوشی کا جوش پیدا ہوا ہے۔ اور ہر مجسٹی کے خیر مقدم کے لئے عظیم الشان تیاریاں ہو رہی ہیں۔ اور اس قدر دھوم دھام کی جائیگی۔ کہ جب سے آئرلینڈ سلطنت میں شامل ہوا۔ ایسا نظارہ کبھی نہ دیکھا گیا ہوگا۔ ہر مجسٹی کا قیام ڈبلن میں پندرہ روز رہیگا۔ لندن میں ملکہ معظمہ کی سواری روزانہ نکلتی ہے اور وہ کیفیت دیکھنے کے قابل ہوتی ہے جبکہ قدم قدم پر راستہ رک جاتا ہے اور ہزاروں آدمی سر ننگا کرکے چیرز کا شور بلند کرتے ہیں کہتے ہیں کہ یا تو ڈائمنڈ جوبلی کے جلوس پر یہہ جوش ظاہر کیا گیا تھا یا آج کل دیکھا جاتا ہے۔ سچ یہہ ہے کہ کسی زندہ تاجدار کو اپنی رعایا میں یہہ ہردلعزیزی حاصل نہیں ہے جو ہماری قیصرہ کو ہے ؛

بائبل فنا پذیر نہیں ہے۔ جیسا انسان جو دنیا میں چند روز زندگی بسر کرتا آخر فانی ہے اسی طرح انسان کی تصانیف بھی فانی ہیں۔ چنانچہ حساب کیا گیا ہے کہ ایک ہزار کتابوں میں سے چھ سو اپنی چھپائی کا خرچ بھی ادا نہیں کرتیں۔ دو سو فقط اپنا خرچ نکالتی ہیں۔ ایک سو میں قدرے منافع ہوتا ہے اور بہت تھوڑی ہیں جن میں خاطر خواہ نفع ہوتا ہے پھر ان ہزار کتابوں میں سے ساڑھے چھ سو ایک سال کے آخر تک گمنام ہو جاتی ہیں۔ اور ڈیڑھ سو تین سال سے زیادہ نہیں پڑھی جاتیں۔ فقط پچاس کتابیں سات سال کے بعد مروج رہتی ہیں۔ سترویں صدی کی پچاس ہزار کتابوں میں سے صرف اُنسٹھ کتابیں اس وقت جاری ہیں۔ اور اٹھارھویں صدی کی پچاس ہزار کتابوں میں سے بھی اسی قدر تعداد دنیا میں موجود ہیں۔ بنی آدم تین ہزار سال سے کتابیں تصنیف کر رہے ہیں۔ مگر سب ملا کر پانچ سو سے زیادہ ایسے مصنف دنیا میں نہیں گذرے ہونگے جن کو زمانہ نے فراموش نہیں ہونے دیا۔ اور یہہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ ان پانسو میں سے پچاس مصنف بھی کسی ملک کے عام شائقین کو معلوم نہ ہونگے۔ ان اعداد سے انسانی بلند نظری کے بطلان کو خاک میں ملانے والا ثبوت حاصل ہوتا ہے جس کے مقابلہ میں خدا کا ابدی اور پائدار کلام انسان کے لئے تسلی بخش امر ہے۔ ذرا یورپ اور امریکا کی بائبل سوسائٹی کے کام پر غور کرو کہ لاکھوں جلدیں بائبل اور اس کے مختلف حصوں کی ہر سال شائع ہو کر دنیا کے ممالک میں بھیجی جاتی ہیں ؛

مسیحی

[illegible] اخبار نور افشاں کے واسطے [illegible]